سلسلہ: مضامین

عنوان: غزوۂ ہند کیا ہے؟

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: 35

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۶ھ/2025ء

غزوۂ ہند کیا ہے؟

(جمعۃ المبارک ۲ ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ - 2025/5/30ء)

مسلمان کے نزدیک اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ "حدیثِ رسول قابلِ حجت ہے" لیکن اس کے باوُجود بعض لوگ حدیثِ رسول کو اہمیت نہیں دیتے، بلکہ شرعی اَحکام میں حدیث کی اہمیت وحجیت کا انکار کرتے ہیں، نیز حدیثِ رسول کے مقابل اپنے خیالات، قیاسات، اَفکار اور ذاتی عقل وفہم کو ترجیح دیتے ہیں۔ علمی دنیا میں ایسے لوگوں کو "منکرینِ حدیث" کہا جاتا ہے!۔

منکِرین حدیث کے نزدیک حدیثِ رسول قابلِ اعتبار نہیں

ماضی قریب میں دیکھیں تو سرسید احمد خان (۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء)، چراغ الدین دہلوی، عبد اللہ چکڑالوی، احمد الدین امرتسری، حمید الدین فراہی (۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء)، اَسلم جیراج پوری (۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء)، عنایت اللہ مشرقی (۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء)، نیاز فتح پوری (۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء)، عنایت اللہ اثری (۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء)، غلام احمد پرویز (۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء)، حشمت علی لاہوری، رفیع الدین ملتانی، حبیب الرحمن کاندھلوی (۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء)، امین احسن اصلاحی (۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء)، جبکہ عصرِ حاضر میں جاوید غامدی صاحب اور اُن کے ہم خیال لوگوں کا تعلق بھی منکِرین حدیث

کے اسی ٹولے سے ہے[۱]۔

لہذا جب کوئی منکِرِ حدیث کسی حدیث کی صحت پر اعتراض کرے، تو حدیثِ پاک کی صحت کو جانچنے سے پہلے معترِض کا اپنا بائیوڈیٹا(Bio Data) چیک کرنا بھی ضروری ہے، کہ آیا وہ حدیثِ رسول کو بطورِ دلیل و حجت مانتا بھی ہے یا نہیں!!

پاکستان میں غامدی صاحب جیسے لوگ جہاد کی اہمیت کو کم کرنے، اور اسے مسلمانوں کے دِلوں سے نکالنے کے لیے "فتنہ انکارِ حدیث" کو عام کرنے، اور "حجیتِ حدیث" (Probative Authority Of The Hadith) کو مشکوک بنانے میں پیش پیش ہیں! یہ حضرات اپنے مغربی آقاؤں کے لیے سہولت کاری کا فریضہ انجام دیتے ہیں! یہود و نصاری چاہتے ہیں کہ غامدی صاحب جیسے لوگ مسلمانوں کے دل ودماغ سے جہاد کا جذبہ ختم کردیں؛ کیونکہ اسلام کا نظریۂ جہاد اُن کے لیے وبالِ جان بنا ہوا ہے، لہذا جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لیے غامدی صاحب جیسے منکِرین حدیث کو بطورِ مغربی آلۂ کار میدان میں اُتارا گیا ہے!۔

"فتنہ انکارِ حدیث" اور یہود ونصاری کی مذموم سازش

یاد رہے کہ قرآنِ پاک کی سب سے بہترین تفسیر حدیثِ نبوی کے ذریعے ہوتی ہے، اور تفسیر ہی سے پتہ چلتا ہے کہ کس آیت سے کیا مراد ہے! لہذا یہود ونصاری اور اُن کے آلۂ کار (منکِرین حدیث) چاہتے ہیں کہ سِرے سے حدیث ہی کا انکار کر دیا جائے؛ تاکہ قرآنی آیات کی مَن مانی تفسیر کر کے مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے، اور عملی طَور پر جہاد اور اس جیسے دیگر مُعاملات سے جان چھڑالی جائے، چنانچہ جو لوگ بلاوجہ

---

(۱) دیکھیے: "منکرینِ حدیث کے شُبہات اور اُن کا ردّ" چند مشہور منکرینِ حدیث، ص۲۸، ملخصاً۔

کسی بھی حدیث کو موضوع (مَن گھڑت)(Forgeries) قرار دے کر اس کی اہمیت کم کرنے، اور حجیتِ حدیث کو مشکوک بنانے کی مذموم وناپاک کوشش میں ہیں، انہیں چاہیے کہ حدیثِ رسول پر اعتراض کرنے سے پہلے یہ بتائیں کہ آپ حضرات شریعتِ اسلام میں حدیث کو دلیل وحجت مانتے بھی ہیں یا نہیں ؟!

یقین جانیے! کہ یہ حضرات کبھی بھی اس سوال کا واضح جواب نہیں دیں گے؛ کیونکہ یہ لوگ حقیقت میں حدیث نبوی کے انکاری ہیں! آپ ان کے سامنے چاہے صحیح حدیث پیش کریں یا حسن، یہ لوگ کسی نہ کسی بہانے سے گھما گھما کر حدیث کا انکار کرتے رہیں گے، بلکہ اسے ضعیف یا مَوضوع (مَن گھڑت) قرار دے کر اس کی اہمیت گھٹانے کی کوشش میں رہتے ہیں! غزوۂ ہند سے متعلق احادیث مبارکہ کا مُعاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

حدیثِ رسول کو بے اعتبار ٹھہرانا قلّتِ مطالعہ، لاعلمی اور فکری آوارگی کا نتیجہ ہے

غزوۂ ہند سے متعلق احادیث مبارکہ کو بڑے بڑے جلیل القدر ائمۂ محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا، ان احادیث مبارکہ کے راویوں کو متعدّد ائمۂ جَرح وتعدیل نے ثقہ قرار دیا ہے، امام بخاری کے استاد امام نُعَیم بن حمّاد نے "کتاب الفِتن"[1] اور امام نَسائی نے "سنن النَسائي"[2] میں "غزوة الهند" کے نام سے مستقل باب بھی قائم کیے ہیں۔ اس کے باوُجود منکِرین حدیث کی طرف سے غزوۂ

---

(١) "كتاب الفِتن" لنعَيم بن حمّاد، غزوة الهند، ١/ ٤٠٩.

(٢) "سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، الجزء ٦، صـ٤٢.

ہند سے متعلق احادیث کو مَن گھڑت قرار دیا جانا، اُن کے قلّتِ مطالعہ، لاعلمی، فکری آوارگی اور مذموم مقاصد کو خوب آشکار کر رہا ہے! لہٰذا پاکستان سمیت مسلمانانِ عالَم سے گزارش ہے کہ غامدی صاحب ہوں یا کوئی اَور، ہرگز کسی منکِر حدیث کی باتوں میں نہ آئیں! ایسے گمراہ وبدمذہب لوگوں کے بیانات نہ سنیں، ان کے پروگرام ہرگز نہ دیکھیں؛ کیونکہ یہ لوگ مسلمان کے دین واِیمان کے لیے سخت خطرہ ہیں!۔

رہی بات غزوۂ ہند کے وُقوع پذیر ہونے کی، تو یہ قُربِ قیامت میں حضرت سیّدنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظُہور کے بعد، اور حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نُزول سے قبل ہوگا، اس میں مسلمان فتحیاب ہوں گے اور مشرکینِ ہند کو عبرتناک شکست ہوگی، نیز ہندوستان کے ظالم حکمرانوں کو قیدی بھی بنایا جائے گا، اس بارے میں احادیثِ مبارکہ واضح ہیں۔

بعض حضرات محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی، سلطان احمد شاہ اَبدالی کے حملوں سمیت برِّصغیر میں مسلمانوں اور کفّار کے مابین ہونے والی تمام لڑائیوں اور جنگوں کو غزوۂ ہند کا مِصداق قرار دیتے ہیں، جبکہ بعض حضرات سِرے سے غزوۂ ہند کا انکار کرتے ہیں، نیز بعض حضرات خود کو لبرل (Liberal) اور "امن کی آشا" کا علمبردار ثابت کرنے کے چکر میں، پاکستانی مسلمانوں کو یہ باوَر کرانے کی ناکام کوشش میں ہیں کہ

(۱) غزوۂ ہند کا تصوُّر محض ایک خیالی پلاؤ ہے، اسلامی تعلیمات میں اس کا کوئی حقیقی مقام نہیں، نیز اس تصوُّر کو شدّت پسند تنظیموں اور شرپسند عناصر نے اپنے مفادات کی خاطر فروغ دیا ہے۔ (۲) غزوۂ ہند سے متعلق روایات کمزور اور ناقابلِ اعتماد ہیں؛ کیونکہ ان کے راوی یا تو مجہول الحال ہیں، یا پھر غیر ثقہ ہیں۔ (۳) غزوۂ ہند سے متعلق مَن گھڑت اور فرضی روایات پیش کرنے والے افراد اسلام کے مجرِم ہیں۔

(۴) غزوۂ ہند سے متعلق احادیث اگر قابلِ اعتبار ہوں بھی، تو اسلام کے ابتدائی دَور میں محمد بن قاسم کی فتوحات کے ساتھ ہی غزوۂ ہند کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ (۵) غزوۂ ہند سے متعلق روایات اُموی دَور کی پیداوار ہیں۔ (٦) مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسی مَن گھڑت حدیثوں کو رَد کر دیں، جو اسلام کے امن، محبت اور سلامتی کے پیغام کے بَرخلاف ہیں۔ (۷) غزوۂ ہند نام نہاد جہادی گروہوں کا خود ساختہ نظریہ، اور سادہ لَوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا حَربہ ہے۔ (۸) غزوۂ ہند اسلامی تعلیمات کے مُنافی ہے؛ کیونکہ اسلام میں جنگ ہمیشہ دفاعی مقاصد کے تحت کی جاتی ہے۔ (۹) غزوۂ ہند کا نظریہ ایک سیاسی سازش ہے، جو ہندوستان اور پاکستان کے باہمی امن کو متاثِر کرنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ (۱۰) غزوۂ ہند ایک جھوٹا افسانہ ہے، جسے انتہا پسند تنظیمیں تشدُد کو ہوا دینے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ (۱۱) غزوۂ ہند ایک ایسی اصطلاح (Term) ہے جسے بعض انتہا پسندوں نے ہندوستان پر حملہ کے جواز کے طَور پر استعمال کیا، اور بھولے بھالے مسلمانوں کو ہندوستان کے خلاف دہشتگردانہ کاروائیوں کی ترغیب دی۔ (۱۲) غزوۂ ہند کا نظریہ نہ اسلامی ہے نہ انسانی، بلکہ یہ پاکستان اور کشمیر کی بعض انتہا پسند تنظیموں اور شخصیات کا پھیلایا ہوا ایک مہلِک زہر ہے، وغیرہ وغیرہ[۱]۔

مذکورہ بالا تمام اعتراضات کا بیش تَر حصہ غزوۂ ہند سے متعلق احادیث مبارکہ کی صحت، اور ان کے راویوں کی ثقاہت (Trustworthiness) سے متعلق ہے، لہذا بہتر اور اَنسب یہی ہے کہ غزوۂ ہند سے متعلق احادیث کے ساتھ ساتھ اُن کی صحت اور اُن کے راویوں کی ثقاہت پر، ائمۂ محدثین کی جَرح وتعدیل

(۱) دیکھیے: "کیا ہے غزوۂ ہند کی حقیقت" از ڈاکٹر حفیظ الرحمن، ملخصًا۔
https://urdu.islamonweb.net/What-is-the-reality-of-the-Gazwa-e-hind

(Criticism And Appraisal Of Hadith Narrators) کو بھی ملاحظہ کیا جائے؛ تاکہ یہ سمجھنا آسان ہو جائے کہ مذکورہ بالا اعتراضات بے بنیاد ہیں، جھوٹ پر مبنی ہیں، جبکہ غزوۂ ہند کا نظریہ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے!۔

واضح رہے کہ سطورِ ذیل میں صرف اُن احادیث پر جَرح وتعدیل بیان کی جائے گی، جن کا تعلق براہِ راست غزوۂ ہند سے ہے، جو احادیث بطور شواہد (Corroborating Evidence) بیان کی گئی ہیں، خوفِ طوالت کے باعث اُن پر جَرح وتعدیل بیان نہیں کی گئی۔

غزوۂ ہند احادیث نبویہ کی رَوشنی میں

غزوۂ ہند سے متعلق چند احادیثِ نبویہ حسبِ ذیل ہیں:

افضل ترین شہداء

(۱) غزوۂ ہند میں شہید ہونے والوں کو "افضل الشہداء" (یعنی زیادہ فضیلت والے شہید) قرار دیا گیا ہے، "سُنن نَسائی" میں ہے: احمد بن عثمان بن حکیم نے زکریا بن عدی سے، انہوں نے عبید اللہ بن عَمرو سے، انہوں نے زید بن ابی اُنیسہ سے، انہوں نے سیّار واسطی سے، اور انہوں نے جبر بن عبیدہ سے روایت کیا، کہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «وعدَنا رَسولُ الله ﷺ غَزْوةَ الهِنْدِ، فَإِنْ أَدْرَكْتُها أُنْفِقْ فيها نَفْسي ومالِي، فإِنْ أُقْتَلْ كنتُ مِنْ أَفْضلَ الشُّهداءِ، وَإِنْ أَرْجعْ فَأَنا أَبو هرَيْرةَ الْمُحَرَّرُ»[۱] "رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند

---

(۱) "سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، ر: ٣١٧٠، الجزء ٦، صـ٤٣. و"السنن الكبرى" للنَسائي، كتاب الجهاد، غزوة الهند، ر: ٤٣٦٧، ٤/ ٣٠٢. و"السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب السِير، باب ما جاء في قتال الهند، ٩/ ١٧٦.

کا وعدہ فرمایا ہے، لہٰذا اگر میں نے اسے پایا تو اُس میں اپنی جان ومال خرچ کر دوں گا، اور اگر مجھے شہید کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر واپس زندہ لَوٹ آیا تو جہنم سے آزاد شدہ ابو ہریرہ ہوں گا!"۔

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کئی اسانید اور قدرے مختلف الفاظ سے متعدّد کتبِ حدیث میں مذکور ہے، اس حدیث پاک کی تمام اسانید کے راویوں پر ائمۂ محدثین کی جَرح وتعدیل کو اس مختصر تحریر میں بیان کرنا ممکن نہیں، البتہ "سنن نَسائی" میں مذکورہ بالا حدیث کی ایک سَنَد (Chain Of Authorisation) کے راویوں کی ثقاہت کے بارے میں، محدثین کرام کی جَرح وتعدیل پر مبنی رائے حسب ذیل ہے:

(۱) احمد بن عثمان بن حکیم کُوفی

احمد بن عثمان بن حکیم کُوفی کو، امام ابو حاتم رازی، امام نَسائی، امام ابن حِبّان اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہم نے صَدوق وثقہ قرار دیا ہے[۱]۔

(۲) زکریا بن عدی

زکریا بن عدی کو امام عجلی اور امام ابن حِبّان نے ثقہ قرار دیا ہے[۲]، جبکہ امام

---

(۱) انظر: "الجرح والتعديل" للرازي، تحت ر: ١٠٥ - أحمد بن عثمان بن حكيم، ٢/ ٦٣. و"تهذيب الكمال" باب الألف، تحت ر: ٧٧ - أحمد بن عثمان بن حكيم بن ذبيان الأودِي، ١/ ٢٠٤. و"الثِقات" لابن حِبّان، باب الألف، تحت ر: ١٢١٦٢- أحمد بن عثمان بن حكيم الأودي، ٨/ ٤٢.

(٢) انظر: "الثِقات" للعجلي، باب الزاي، تحت ر: ٤٦١ - زكريا بن عدي، صـ ١٦٥. و"الثِقات" لابن حِبّان، باب الزاي، تحت ر: ١٣٢٩٢- زكريا بن عدي أبو يحيى الكُوفي، ٨/ ٢٥٣.

ابن مَعین نے فرمایا کہ "ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں"[1]۔

(۳) عبید اللہ بن عَمرو اَسدی

عبید اللہ بن عَمرو اَسدی کو امام عجلی، امام ابن مَعین اور امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہم نے ثقہ راوی قرار دیا ہے[2]۔

(۴) زید بن ابی انیسہ جَزری

زید بن ابی انیسہ جَزری غَنوِی سُنن اربعہ (سُنن ترمذی، سُنن نسائی، سُنن ابی داؤد، اور سُنن ابن ماجہ) کے راوی ہیں، آپ کو امام ابن مَعین، امام ابو الحسن عجلی اور امام ابن حِبّان نے ثقہ راوی قرار دیا ہے[3]، جبکہ امام نَسائی نے فرمایا کہ "آپ میں کوئی خرابی نہیں ہے"[4]۔

---

(١) انظر: "تهذيب الكمال" باب الزاي، تحت ر: ١٩٧٧ - زكريا بن عدي بن رزيق، ٦/ ٣١٤.

(٢) انظر: "الثِقات" للعجلي، باب العين، تحت ر: ١٠٦٧ - عبيد الله بن عَمرو، صـ٣١٩. و"الجرح والتعديل" للرازي، تحت ر: ١٥٥١ - عبيد الله بن عَمرو الرَقّي، ٥/ ٣٢٩.

(٣) انظر: "تاريخ ابن مَعين" تحت ر: ٥٠٣٤ - سمعت يحيى يقول ...إلخ، ٤/ ٤١١. و"الثِقات" للعجلي، باب الزاي، تحت ر: ٤٨٢ - زيد بن أبي أنيسة، صـ١٧٠. و"الثِقات" لابن حِبّان، باب الزاي، تحت ر: ٧٨٨٨ - زيد بن أبي أنيسة الجزري، ٦/ ٣١٥.

(٤) انظر: "تهذيب الكمال" باب الزاي، تحت ر: ٢٠٧١ - زيد بن أبي أنيسة، ٦/ ٤٣٠.

(۵) ابوالحکم سیّار واسطی

ابوالحکم سیّار واسطی کو امام ابنِ مَعین، امام احمد بن حنبل اور امام نَسائی رَحمۃُ اللہِ علیہم نے روایتِ حدیث میں صَدوق (سچا) (Truthful)، پختہ اور ثقہ (بااعتماد) (Trustworthy) قرار دیا ہے[1]۔

(٦) جبر بن عبیدہ

جبر بن عبیدہ تابعی بزرگ ہیں، آپ نے یہ روایت صحابیِٔ رسول حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لی ہے، آپ کو امام ابنِ حِبّان نے ثقہ قرار دیا ہے[2]، جبکہ امام نَسائی جیسے عظیم محدِّث نے بھی اپنی "سُنن" میں ان سے روایت لی ہے۔

خلاصۂ تحقیق یہ کہ مذکورہ بالا حدیث پاک کے تمام راوی ثقہ وصَدوق ہیں، اور یہ حدیثِ مبارک بلحاظِ سَنَد صحیح ہے۔

ہندوستان کی طرف لشکرکشی کی بِشارت

(۲) غزوۂ ہند سے متعلق ایک حدیث شریف میں سندھ اور ہند کی طرف لشکرکشی کی بِشارت دی گئی ہے، یحیی بن اسحاق نے براء بن عبداللہ سے، انہوں نے حسن

---

(١) انظر: "تهذيب الكمال في أسماء الرجال" باب السين، تحت ر: ٢٦٥٣ – سيّار، أبو الحكم العنزي الواسطي، ٨/ ٢٤٣. وقال الذهبي: "عن أبي هريرة بخبر منكَر لا يعرف مَن ذا. وحديثه: وعدنا بغزوة الهند". [انظر: "ميزان الاعتدال" للذهبي، تحت ر: ١٤٣٦ – جبر أو جبَير بن عبيدة، ١/ ٣٨٨]. وقال ابن حجر: "قرأتُ بخط الذَهبي: "لا يعرف مَن ذا، والخبرُ منكَر" انتهى. وذكره ابنُ حِبّان في الثِقات". [انظر: "تهذيب التهذيب" حرف الجيم، من اسمه جبر وجبريل، تحت ر: ٩٣٣ – جبر بن عُبيدة، ٢/ ٢٥]

(٢) انظر: "الثِقات" لابن حِبّان، باب الجيم، تحت ر: ٢٠٧٦ – جبر بن عبيدة، ٤/ ١١٧.

بصری سے، اور انہوں نے حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کیا، کہ تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يكونُ في هذه الأمة بَعْثٌ إلى السِّنْدِ وَالْهِنْدِ»[1] "میری اُمّت کا ایک لشکر سندھ اور ہند (ہندوستان) کی طرف بھیجا جائے گا"۔

حدیث پاک کے مذکورہ بالا الفاظ روایت کرنے کے بعد حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «إِنْ أَنا أَدْرَكْتُه فَاسْتُشْهِدْتُ فذلك، وَإِنْ أَنا -فذكَرَ كَلِمةً- رجَعْتُ وأَنا أَبو هُرَيْرةَ الْمُحَرَّرُ قَدْ أَعْتقني مِنَ النَّارِ»[2] "اگر میں نے اس (غزوۂ ہند) کو پایا اور اس میں شہید ہو گیا تو ٹھیک، اور اگر غازی بن کر واپس لَوٹا تو میں وہ ابوہریرہ ہوں گا جسے اللہ تعالی نے جہنم سے آزاد فرما دیا ہو گا!"۔

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کی ایک سند کے راویوں کی ثقاہت کے بارے میں، محدثینِ کرام کی جَرح وتعدیل پر مبنی رائے حسبِ ذیل ہے:

(۱) ابوزکریا یحیی بن اسحاق بَجَلی

ابوزکریا یحیی بن اسحاق "صحیح مسلم" اور "سُنن اربعہ" (سُنن ترمذی، سُنن نسائی، سُنن ابی داوٗد، اور سُنن ابن ماجہ) کے راوی ہیں، حافظ ابن سعد، امام ابن مَعین اور امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے آپ کو صَدوق (سچا) اور ثقہ (با اعتماد) راوی قرار دیا ہے[3]۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مُسند أبي هريرة، ر: ٨٨٣١، ٣/ ٣٠١.

(٢) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند أبي هريرة، ر: ٨٨٣١، ٣/ ٣٠١. و"البداية والنهاية" لابن كثير، الأخبار عن غزوة الهند، ٦/ ٢٤٩.

(٣) انظر: "تهذيب الكمال" باب الياء، تحت ر: ٧٣٧٥ - يحيى بن إسحاق البجلي، ٢٠/ ١٢. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف الياء، تحت ر: ٧٤٩٩ - يحيى بن إسحاق السيلحيني، صـ٥١٧.

(۲) بَراء بن عبداللہ بصری

بَراء بن عبداللہ بصری کے بارے میں محدِّثین کی رائے مختلف ہے، امام ابو داؤد، امام بزّار اور امام ابن مَعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ "بَراء میں کوئی خرابی نہیں"(۱) جبکہ بعض اہلِ علم نے ان پر جَرح کی ہے(۲)۔

(۳) ابو سعید حسن بصری

حضرت حسن بصری جلیل القدر تابعی بزرگ اور "صحاحِ ستہ" کے راویوں میں سے ہیں، انہیں امام عجلی، امام ابن حِبّان اور امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے ثقہ راوی قرار دیا ہے(۳)۔

خلاصۂ تحقیق یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے ایک راوی (براء بن عبداللہ بصری) کے بارے میں اگرچہ محدِّثین کی رائے مختلف ہے، لیکن متعدّد شواہد کے سبب ان کی روایت کردہ حدیثِ پاک درجۂ حَسن (Fair) میں ہے، قابلِ حجت ہے۔

---

(۱) انظر: "تهذيب التهذيب" للعسقلاني، حرف الباء، تحت ر: ٦٩٢- البراء بن عبد الله بن يزيد الغنوي، ١/ ٤٤٥. و"ميزان الاعتدال في نقد الرجال" للذَهبي، حرف الباء، تحت ر: ١١٤٠ - البراء بن عبد الله بن يزيد الغنوي البصري، ١/ ٣٠١.

(۲) انظر: "تهذيب التهذيب" للعسقلاني، حرف الباء، تحت ر: ٦٩٢- البراء بن عبد الله بن يزيد الغنوي، ١/ ٤٤٥، ٤٤٦.

(۳) انظر: "الثِقات" للعجلي، باب الحسن، تحت ر: ٢٧٥ - الحسن بن أبي الحسن، صـ١١٣. و"الثِقات" لابن حِبّان، باب الحاء، تحت ر: ٢١٠٢ - الحسن بن أبي الحسن أبو سعيد البصري، ٤/ ١٢٢. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف الحاء، تحت ر: ١٢٢٧ - الحسن بن أبي الحسن البصري، صـ٩٩.

نیز جو لوگ اعتراض اور پروپیگنڈہ (Propaganda) کرتے ہیں کہ "اسلام میں صرف دفاعی جنگ (Defensive War) جائز ہے" انہیں چاہیے کہ اس حدیثِ پاک کا بار بار مطالعہ کریں، ائمۂ محدثین کی جَرح وتعدیل پر غَور کریں، اور غزوۂ ہند سے متعلق روایات پر بے جا اعتراض سے باز آئیں!۔

ہندوستان پر حملہ آوَر لشکر کے لیے جنّت کی بشارت

(۳) غزوۂ ہند میں شرکت کرنے والے حملہ آوَر لشکر کے لیے حدیثِ حَسن میں جنّت کی بِشارت ہے: ابو نضر ہاشم بن قاسم لَیثی نے بقیہ بن ولید کلاعی سے، انہوں نے عبد اللہ بن سالم سے، انہوں نے محمد بن ولید زبیدی سے، انہوں نے لقمان بن عامر سے، انہوں نے عبد الاعلی بن عدی بہرانی سے، اور انہوں نے حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «عِصابتانِ مِنْ أُمّتي أَحْرَزهُما اللهُ مِن النّارِ: (۱) عِصابةٌ تَغْزو الهِنْدَ (۲) وعِصابةٌ تكونُ معَ عيسَى بْنِ مَرْيمَ عليهما السلام»[۱] "میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ عزّوجلّ نے جہنم سے محفوظ رکھا ہے: ایک وہ جو ہندوستان پر حملہ آوَر ہوگا (۲) اور دوسرا وہ جو حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوگا"۔

---

(۱) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند الأنصار، ومن حديث ثوبان رضي الله عنه، ر: ۲۲۴۵۹، ۸/ ۳۲۷. و"سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، ر: ۳۱۷۲، الجزء ۶، صـ۴۳. وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الأوسط" وسقطَ تابعيه، والظاهر أنّه راشد بن سعد، وبقية رجاله ثِقات". [انظر: "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" كتاب الجهاد، باب غزو الهند، تحت ر: ۹۴۵۳، ۵/ ۳۶۶]

یہ حدیث شریف متعدّد کتبِ حدیث، شُروح اور کتبِ تاریخ میں مذکور ہے، ان کتابوں میں سے "مُسند الإمام أحمد" "التاريخ الكبير"[1] للبخاري، "الجهاد"[2] لابن أبي عاصم، "السُنن الكبرى"[3] للنَسائي، "سُنن النَسائي"، "المعجم الأوسَط"[4] للطَبَراني، "الكامل في ضعفاء الرجال"[5] لابن عدي، "السُنن الكبرى"[6] للبَيهقي، "تاريخ دِمشق"[7] لابن عساكر، "فيض القدير شرح الجامع الصغير"[8] للمُناوي وغیرہ خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کی تقریبًا نَو اسانید اس وقت پیشِ نظر ہیں، ان میں سے ایک سَنَد کے راویوں کی ثقاہت کے بارے میں محدِّثینِ کرام کی جَرح وتعدیل پر مبنی رائے حسبِ ذیل ہے:

---

(١) "التاريخ الكبير" للبخاري، تحت ر: ١٧٤٧ - عبد الأعلى بن عدي البهراني قاضي حمص عن ثوبان، ٦/ ٧٣.

(٢) "كتاب الجهاد" لابن أبي عاصم، فضل غزو البحر، ر: ٢٨٨، ٢/ ٦٦٥.

(٣) "السُنن الكبرى" للنَسائي، كتاب الجهاد، غزوة الهند، ر: ٤٣٦٩، ٤/ ٣٠٣.

(٤) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ٦٧٤١، ٥/ ١٠٧. وقال الطَبَراني: "لا يُروى هذا الحديثُ عن ثوبان إلّا بهذا الإسناد تفردَ به الزَبيدي".

(٥) "الكامل في ضعفاء الرجال" تحت ر: ٣٥١ - الجرّاح بن مليح البهراني الحمصي، ٢/ ٤٠٨.

(٦) "السُنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب السِير، باب ما جاء في قتال الهند، ٩/ ١٧٦، ١٧٧.

(٧) "تاريخ دِمشق" لابن عساكر، حرف الميم، تحت ر: ٦١٩٢ - محمد بن حامد بن عبد الله، ٥٢/ ٢٤٨.

(٨) "فيض القدير شرح الجامع الصغير" حرف العين، ر: ٥٤٣٦، ٤/ ٣١٧.

(۱) ابونضر ہاشم بن قاسم لَیثی

ابونضر ہاشم بن قاسم لَیثی "صحاحِ ستّہ" کے ثقہ راوی ہیں۔ حافظ ابن سعد، امام ابن مَعین، امام علی بن مدِینی، امام عجلی، امام ابو حاتم رازی اور امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے آپ کو ثقہ راوی قرار دیا ہے[1]۔

(۲) ابو محمد بقیہ بن ولید کلاعی

ابو محمد بقیہ بن ولید کلاعی "صحیح مسلم" اور "سنن نَسائی" کے راوی ہیں۔ جب آپ ثقہ راویوں سے سماع کی صراحت کر دیں تو جُمہور کے نزدیک آپ ثقہ ہیں[2]، جیسا کہ آپ نے مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں بھی صراحت کی ہے، لہٰذا آپ کی بیان کردہ زیرِ بحث حدیث بھی بلحاظِ سند صحیح ہے۔

(۳) ابو یوسف عبد اللہ بن سالم اشعری

ابو یوسف عبد اللہ بن سالم اَشعری "صحیح بخاری"، "سنن ابی داوٗد" اور "سنن نَسائی" کے راوی ہیں۔ امام نَسائی، امام ابن حِبّان، امام ذَہبی اور امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے انہیں صَدوق (سچا) اور ثقہ راوی قرار دیا ہے[3]۔

---

(۱) انظر: "الثِقات" للعجلي، باب الهاء، تحت ر: ١٧١٤ - هاشم بن القاسم، صـ٤٥٤. و"تهذيب الكمال" حرف الهاء، تحت ر: ٧١٣٤ - هاشم بن القاسم، ١٩/ ٢١٦. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف الهاء، تحت ر: ٧٢٥٦ - هاشم بن القاسم، صـ٥٠١.

(٢) انظر: "الكاشف" للذَهبي، حرف الباء، تحت ر: ٦١٩ - بقية بن الوليد، ١/ ٢٧٣.

(٣) انظر: "الثِقات" لابن حِبّان، باب العين، تحت ر: ٨٨٩٤ - عبد الله بن سالم، ٧/ ٣٦. و"تهذيب الكمال" حرف العين، تحت ر: ٣٢٨٥ - عبد الله بن سالم =

(۴) ابوالہذیل محمد بن ولید بن عامر زَبیدی

ابوالہذیل محمد بن ولید بن عامر زَبیدی "صحیحین"، "سنن ابی داوٗد"، "سنن نَسائی" اور "سنن ابن ماجہ" کے ثقہ راوی ہیں، حافظ ابن سعد، امام علی بن مدِینی، امام ابوزرعہ رازی،، امام عجلی، امام نَسائی اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہم نے آپ کو ثقہ راوی قرار دیا ہے[1]۔

(۵) ابوعامر لقمان بن عامر

ابوعامر لقمان بن عامر بھی جلیل القدر تابعی بزرگ اور "سنن ابی داوٗد" اور "سنن نَسائی" کے ثقہ راوی ہیں، امام عجلی، امام ابن حِبّان، امام ذَہبی اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہم نے آپ کو صَدوق (سچا) اور ثقہ راوی قرار دیا ہے[2]۔

=

الأشعري، ١٠/ ١٦٠. و"الكاشف" للذَهبي، حرف العين، تحت ر: ٢٧٣٦ - عبد الله بن سالم الأشعري، ١/ ٥٥٥. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف العين، تحت ر: ٣٣٣٥ - عبد الله بن سالم الأشعري، صـ٢٤٧.

(١) انظر: "الثِقات" للعجلي، باب الميم، تحت ر: ١٥١٢ - محمد بن الوليد الزَبيدي، صـ٤١٥. و"الثِقات" لابن حِبّان، باب اللام، تحت ر: ١٠٤٩٧ - محمد بن الوليد بن عامر، ٧/ ٣٧٣. و"تهذيب الكمال في أسماء الرجال" حرف الميم، تحت ر: ٦٢٦٣ - محمد بن الوليد بن عامر الزَبيدي، ١٧/ ٣٠٨.

(٢) انظر: "الثِقات" للعجلي، باب اللام، تحت ر: ١٤٢٩ - لقمان بن عامر، صـ٣٩٩. و"الثِقات" لابن حِبّان، باب اللام، تحت ر: ٥١٥٠ - لقمان بن عامر، ٥/ ٣٤٥. و"ميزان الاعتدال" للذَهبي، حرف اللام، تحت ر: ٦٩٨٦ - لقمان بن عامر، ٣/ ٤١٩. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف اللام، تحت ر: ٥٦٧٩ - لقمان بن عامر، صـ٤٠٠.

(٦) عبد الاعلیٰ بن عدی بہرانی

عبد الاعلیٰ بن عدی بَہرانی تابعی بزرگ ہیں، انہوں نے مذکور بالا حدیث شریف صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، امام ابن حِبّان، امام ذہبی، امام ابن حجر عسقلانی اور امام احمد بن خَزرجی رحمۃ اللہ علیہم نے آپ کو ثقہ راوی قرار دیا ہے[1]۔

خلاصۂ تحقیق یہ کہ حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیثِ پاک بلحاظ سند صحیح ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ نیز غزوۂ ہند سے متعلق روایات کی صحت پر اعتراض کرنے والوں میں سے جن کے نزدیک اَلبانی صاحب حجت ہیں، انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اَلبانی صاحب نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے[2]۔

غزوۂ ہند کے وُقوع کا وقت

غزوۂ ہند کب ہوگا؟ اس بارے میں یقینی طَور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا، البتہ حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سے اتنا اشارہ ضرور ملتا ہے، کہ یہ غزوہ

---

(١) انظر: "الثِقات" لابن حِبّان، باب العين، ر: ٤١٩٠ - عبد الأعلى بن عدي البهراني، ٥/ ١٢٩. و"مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار" لابن حِبّان، ر: ٨٩٤ - عبد الاعلى بن عدي البهراني، صـ١٨٨. و"الكاشف" للذَهبي، حرف العين، تحت ر: ٣٠٧٩ - عبد الأعلى بن عدي البهراني، ١/ ٦١١. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف العين، تحت ر: ٣٧٣٥ - عبد الأعلى بن عدي البهراني، صـ٢٧٤. و"خلاصة تذهيب تهذيب الكمال" حرف العين المهلمة، من اسمه: عبد الأعلى، تحت ر: ٣٩٥٣، ٢/ ١٣٩.

(٢) انظر: "صحيح الجامع الصغير وزياداته" للألباني، حرف العين، ر: ٤٠١٢، ٢/ ٧٤٢.

نُزولِ سیّدنا عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے قریب ہندوستان میں ہوگا، اور اس میں شریک اسلامی لشکر شاندار فتح اور کامرانی سے ہمکنار ہوگا، ان شاء اللہ!۔

غزوۂ ہند میں فتح کی بِشارت

(۴) اس بات کی تائید ایک اَور حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے، جیسا کہ بقیہ بن ولید کلاعی نے صفوان بن عَمرو سے، اور انہوں نے اپنے شیخ سے روایت کیا، کہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «لَيَغْزُوَنَّ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّلِينَ بِالسَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللهُ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ»[1] "تم میں سے ایک لشکر ضرور ہند پر حملہ کرے گا، اللہ عزوجل اُن کو فتح عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ اُن مشرکین کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے، اللہ تعالی ان (لشکر والوں) کے گناہ مُعاف فرمادے گا، پھر جب وہ لَوٹیں گے تو حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کو ملکِ شام میں پائیں گے!"۔

مذکورہ بالا حدیث شریف امام بخاری کے استاد امام نُعَیم بن حمّاد رحمۃ اللہ علیہما کی "کتاب الفِتن" میں مذکور ہے، اس کی سند کے راویوں کی ثقاہت کے بارے میں، محدثین کِرام کی جَرح وتعدیل پر مبنی رائے حسبِ ذیل ہے:

(۱) ابو محمد بقیہ بن ولید کلاعی

ابو محمد بقیہ بن ولید کلاعی کی ثقاہت کے بارے میں کلام چند صفحات قبل نمبر ۲ کے تحت گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں!۔

---

(۱) "كتاب الفِتن" لنعَيم بن حمّاد، غزوة الهند، ر: ١٢٣٦، ١/ ٤٠٩.

(۲) صفوان بن عَمرو بن ہرم

صفوان بن عَمرو بن ہرم کو امام عبد اللہ بن مبارک، امام ابن سعد، امام نَسائی، امام ابو حاتم رازی اور امام ذَہبی نے ثقہ راوی قرار دیا ہے[1]۔

(۳) صفوان بن عَمرو کے شیخ

اس حدیثِ پاک کے تیسرے راوی صفوان بن عَمرو کے شیخ ہیں، سند میں ان کا نام مذکور نہیں، انہوں نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کی ہے۔ صفوان بن عَمرو کے شیخ کا نام مبہم ہونے کے باعث یہ سند ضعیف ہے، لیکن اپنے دیگر شواہد کی وجہ سے یہ درجۂ حسَن کو پہنچتی ہے۔

غزوۂ ہند میں شرکت کی فضیلت پر چند احادیثِ نبویہ

احادیثِ مبارکہ میں غزوۂ ہند کی شرکت پر بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، اس سلسلے میں چند احادیثِ نبویہ حسبِ ذیل ہیں:

جہنم سے آزادی کا پروانہ

غزوۂ ہند میں شرکت کرنے، اور پھر غازی بن کر لَوٹنے والوں کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «وعدنا رسولُ اللهِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم في غَزْوة الهِنْدِ، فإنِ اسْتُشْهِدْتُ كنْتُ مِنْ خَيْرِ

---

(١) انظر: "تهذيب الكمال" حرف الصاد، تحت ر: ٢٨٧١ - صفوان بن عَمرو بن هرم، ٩/ ١٢١. و"الكاشف" للذَهبي، حرف الصاد، تحت ر: ٢٤٠٢ - صفوان بن عَمرو، ١/ ٥٠٤. و"تقريب التهذيب" للعسقلاني، حرف الصاد، تحت ر: ٢٩٣٨ - صفوان بن عَمرو بن هرم، صـ٢١٨.

الشُّهداءِ، وَإِنْ رجَعْتُ فَأَنا أَبو هُرَيْرةَ المُحرَّرُ»[1] "رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے، اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو سب سے بہترین شہیدوں میں سے ہوں گا، اور اگر زندہ لَوٹا تو میں جہنم سے آزاد شدہ ابوہریرہ ہوں گا!"۔

غزوۂ ہند کا وعدہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

غزوۂ ہند ہو گا، اس بات کا وعدہ اللہ و رسول نے فرمایا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «وعدنا اللهُ ورسولُهُ غَزْوةَ الْهِنْدِ، فَإِنْ أُدْرِكْها أُنْفِقْ فِيها نَفْسي ومالِي، فَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ كَأَفْضَلِ الشُّهداءِ، وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحرَّرُ»[2] "اللہ و رسول نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے، لہذا اگر میں نے اس غزوہ کو پایا تو اُس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کر دُوں گا، اگر شہید ہو گیا تو سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر غازی بن کر لَوٹا تو میں جہنم سے آزاد شدہ ابوہریرہ ہوں گا!"۔

"تاریخِ بغداد" میں ہے کہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے غزوۂ ہند کے بارے میں فرمایا: «وعدَنا رسولُ اللهُ ﷺ غَزْوةَ الْهِنْدِ، فَإِنْ أَنا أَدْرَكْتُها

---

(١) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند أبي هريرة، ر: ٧١٣١، ٣/ ٥. و"مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر أبي هريرة الدَوسي ، ر: ٦١٧٧، ٦/ ٢٢٢٥.

(٢) انظر: "كتاب الجهاد" لابن أبي عاصم، فضل غزو البحر، ر: ٢٩١، ٢/ ٦٦٨.

أَتْعَبْتُ فِيها نَفْسي»[1] "رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے، اگر میں نے اُسے پایا تو اپنے آپ کو اُس میں تھکا دُوں گا!"۔

صحابیٔ رسول کی تمنّا

رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ ہند میں شرکت کی شدید تمنّا رکھتے تھے، آپ فرماتے ہیں: «وعدَنا رسولُ الله ﷺ غزوةَ الْهِنْدِ، فإِنْ أُدْرِكْها أُنْفِق فيها مالي، فإنْ أُقتَلْ أكونُ حَيًّا مَرْزوقًا، وَإِنْ أرجِعْ فَأَنا أَبُو هريرةَ الْمُحَرَّرُ»[2] "اگر میں اس میں قتل کیا گیا تو رزق پانے والے شہید کی حیثیت سے زندہ رہوں گا، اور اگر واپس لوٹا تو جہنم سے آزاد شدہ ہوں گا!"۔

اس حدیث کو امام بخاری نے "التاريخ الكبير"[3] میں اور امام ابن حجر عسقلانی نے "تهذيب التهذيب"[4] میں نقل کیا ہے۔

مال واَسباب بیچ کر غزوۂ ہند میں شرکت کی خواہش

صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مال واَسباب بیچ کر بھی غزوۂ ہند میں شرکت کی خواہش رکھتے ہیں، ایک مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «فإِنْ أَنا أَدْرَكْتُ تِلكَ الْغَزْوةَ بِعْتُ كُلَّ طارِدٍ وَتالِدٍ لِي وغَزَوتُها، فَإِذا فتحَ اللهُ عَلَيْنا انْصَرَفْنا فَأَنا أَبُو هُرَيْرةَ الْمُحَرّرُ يَقْدَمُ الشّامَ فَيلْقَى الْمَسِيحَ بْنَ

---

(١) "تاريخ بغداد" تحت ر: ٥٢٩٠ - عبد الله بن محمد بن أحمد بن محمد بن أحمد ...إلخ، ٨/ ١٩٩.

(٢) "عِلل الحديث" لابن أبي حاتم، ر: ٩٩٣، ٣/ ٤٤٠، ٤٤١.

(٣) "التاريخ الكبير" تحت ر: ٢٣٣٣ - جبر بن عبيدة، ٢/ ٢٤٣.

(٤) "تهذيب التهذيب" تحت ر: ٩٣٣ - جبر بن عُبيدة، ٢/ ٢٥.

مَرْيَمَ، فَلَأَحْرِصَنَّ أَنْ أَدْنُوَ مِنْهُ فَأُخْبِرَهُ أَنِّي صَحِبْتُكَ يَا رسولَ الله ﷺ»[1] "اگر میں نے غزوۂ ہند کو پایا، تو اپنا نیا اور آباء واَجداد سے میراث میں ملا ہوا مال، سب بیچ کر بھی اس غزوہ میں شرکت کروں گا، پھر جب اللہ تعالی ہمیں فتح عطا فرمائے گا اور ہم واپس لَوٹیں گے، تو میں جہنم سے آزاد شدہ ابو ہریرہ ہوں گا، پھر میں ملکِ شام جاؤں گا اور وہاں سیّدنا عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات کروں گا، یا رسولَ اللہ ﷺ! اُس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے قریب جا کر انہیں بتاؤں، کہ میں آپ ﷺ کا صحابی ہوں!"۔

غزوۂ ہند میں شرکت کرنے والے لشکرِ اسلام کے لیے بِشارتیں

غزوۂ ہند میں شرکت کی غرض سے جانے والے لشکر کے لیے احادیثِ مبارکہ میں متعدّد بِشارتیں آئی ہیں، ان کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

(۱) ہندوستان ہمیشہ کے لیے مکمل طَور پر فتح ہو جائے گا۔

(۲) اللہ تعالی اس غزوہ میں حصہ لینے والوں کے گناہ مُعاف فرما دے گا۔

(۳) غزوۂ ہند میں شرکت کرنے والے لشکر کو مالِ غنیمت وافر مقدار میں حاصل ہوگا، جس سے وہ بیت المقدس کو مزیّن کریں گے!۔

(۴) وہ لشکر ہندوستان کے حکمرانوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے پیش کرے گا۔

(۵) جتنا عرصہ اللہ چاہے گا وہ لشکر ہندوستان میں رہے گا، اس کے بعد ملکِ شام میں حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل کرے گا۔

---

(١) "مُسند إسحاق بن راهْوَيه" ما يُروى عن محمد بن قيس وغيره عن أبي هريرة، ر: ٥٣٧، ١/ ٤٦٢.

(٦) اس غزوہ کے شہداء افضل ترین شہداء میں شمار کیے جائیں گے۔

(٧) اس غزوہ کے غازیوں کو جہنم سے خلاصی کی بِشارت ہے۔

(٨) غزوۂ ہند سے پہلے بیت المقدس فتح ہو جائے گا۔

(٩) اس لشکر کو دَجّال اور اس کے گروہ سے لڑنے کی سعادت ہو گی[1]۔

جہادِ ہند کو غزوۂ ہند فرمانے کی وجہ

غزوۂ ہند سے متعلق ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ "سیرت کی عام کتابوں میں غزوہ سے مراد وہ جنگ یا جہاد ہے، جس میں حضور نبئ کریم ﷺ نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو، تو پھر جہادِ ہند کو غزوۂ ہند فرمانے کی کیا وجہ ہے؟" اس کا جواب یہ ہے کہ کتبِ حدیث اور کتبِ سیرت ہی میں "غزوہ" کا اِطلاق بعض اَوقات جہاد کے لیے جانے والے اُن لشکروں پر بھی ہوا ہے، جن میں سرورِ کونین ﷺ نے خود بنفس نفیس شرکت نہیں فرمائی۔ مثال کے طَور پر "غزوۂ مُوتہ"[2] کہ اس میں رسولِ اکرم ﷺ نے شرکت نہیں فرمائی، اس کے باوُجود اسے غزوہ کہا گیا ہے! لہذا ممکن ہے کہ جہادِ ہند کی ترغیب دینے، اس طرف خصوصی توجہ فرمانے، اور رُوحانی طَور پر اس میں شرکت کے سبب جہادِ ہند کو غزوۂ ہند فرمایا گیا ہو!۔

---

(١) انظر: "كتاب الفِتن" لنعَيم بن حمّاد، غزوة الهند، ر: ١٢٣٦، ١/ ٤٠٩. و"سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، الجزء ٦، صـ٤٣. و"غزوۂ ہند" از ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی، امام مَہدی کے ساتھ غزوۂ ہند کرنے والوں کے لیے ٩ بِشارتیں، صـ٧٦،٧٧، ملخصاً۔

(٢) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المغازي، باب غزوة مُؤتة من أرض الشام، صـ ٧٢١. و"المغازي" للواقدي، غزوة مُؤتة، ٢/ ٧٥٥. و"دلائل النبوّة" لأبي نعَيم، الفصل ٢٥، ذكر ما جرى من الدلائل في غزوة مؤتة، صـ٥٢٨.

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ "صحیح بخاری" میں "کتاب المغازی" نام سے ایک چیپٹر (Chapter) ہے[1]، امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "فتح الباری شرح صحیح البخاری" میں اس کا تعارُف بیان کرتے ہیں کہ "مَغازی" سے مراد یہاں ان لشکروں کی تفصیل ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قصد وحکم سے کفّار کی طرف بھیجے گئے، چاہے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس اُن لشکروں کے ساتھ تشریف لے گئے ہوں، یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی لشکر روانہ فرمایا ہو!"[2]۔

کیا غزوۂ ہند سے متعلق روایات مَن گھڑت ہیں

بعض لوگ غزوۂ ہند سے متعلق روایات کو مَن گھڑت قرار دیتے ہیں، اور سرے سے غزوۂ ہند کے وُقوع کا انکار کرتے ہیں، ان حضرات کا مَوقِف کسی طَور پر درست نہیں؛ کیونکہ ائمۂ محدثین اور اکابر مؤرّخین (Historians) کا اپنی اپنی کتابوں میں غزوۂ ہند سے متعلق روایات نقل کرنا، اور اس بارے میں امام نَسائی کا "سُنن النَسائي"[3] میں باب باندھنا، اور امام بخاری کے استاذ امام نُعَیم بن حمّاد کا اپنی "کتاب الفِتن"[4] میں غزوۂ ہند سے متعلق روایات جمع کرنا، اس بات پر واضح دلیل ہے کہ غزوۂ ہند سے متعلق اَحادیث ہرگز مَوضوع (مَن گھڑت) نہیں۔

نیز اُن اکابرِ اُمّت میں سے چند کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

---

(١) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المغازي، صـ ٦٦٧.

(٢) انظر: "فتح الباري شرح صحيح البخاري" كتاب المغازي، ٧/ ٣٢٠، ملخصاً.

(٣) "سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، الجزء ٦، صـ٤٢.

(٤) "كتاب الفِتن" لنعَيم بن حمّاد، غزوة الهند، ١/ ٤٠٩.

امام نُعَیم بن حمّاد (۲۲۸ھ/ ۸۴۳ء) نے "کتاب الفِتن"[1] میں، امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء) نے "مُسند الإمام أحمد"[2] میں، امام بخاری (۲۵۶ھ/۸۷۰ء) نے "التاریخ الکبیر"[3] میں، امام ابوبکر بن ابي عاصم (۲۸۷ھ/ ۹۰۰ء) نے "کتاب الجهاد"[4] میں، امام نَسائی (۳۰۳ھ/ ۹۱۵ء) نے "سُنن النَسائي"[5] اور "السُنن الکبری"[6] میں، امام طَبرانی (۳۶۰ھ/ ۹۷۱ء) نے "المعجم الأوسَط"[7] میں، امام جُرجانی (۳۶۵ھ/۹۷۵ء) نے "الكامل في ضعفاء الرجال"[8] میں، امام حاکم (۴۰۵ھ/ ۱۰۱۵ء) نے "المستدرَك"[9] میں، امام بَیہقی (۴۵۸ھ/ ۱۰۶۶ء) نے "السُنن الکبری"[10]

---

(۱) المرجع نفسه.
(۲) "مُسند الإمام أحمد" مُسند الأنصار، ومن حديث ثوبان رضي الله عنه، ر: ۲۲٤٥۹، ۸/ ۳۲۷.
(۳) "التاريخ الكبير" للبخاري، تحت ر: ۱۷٤۷ - عبد الأعلى بن عدي البهراني قاضي حمص عن ثوبان، ٦/ ۷۳.
(٤) "كتاب الجهاد" لابن أبي عاصم، فضل غزو البحر، ر: ۲۸۸، ۲/ ٦٦٥.
(٥) "سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، الجزء ٦، صـ٤۳.
(٦) "السُنن الكبرى" للنَسائي، كتاب الجهاد، غزوة الهند، ر: ٤۳٦۹، ٤/ ۳۰۳.
(۷) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ٦۷٤۱، ٥/ ۱۰۷. وقال الطَبَراني: "لا يُروى هذا الحديثُ عن ثوبان إلّا بهذا الإسناد تفردَ به الزَبيدي".
(۸) "الكامل في ضعفاء الرجال" تحت ر: ۳٥۱ - الجرّاح بن مليح البهراني الحمصي، ۲/ ٤۰۸.
(۹) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر أبي هريرة الدَوسي ، ر: ٦۱۷۷، ٦/ ۲۲۲٥.
(۱۰) "السُنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب السِير، باب ما جاء في قتال الهند، ۹/ ۱۷٦، ۱۷۷.

میں، امام ابن عساکر (۵۷۱ھ/ ۱۱۷۵ء) نے "تاریخ دِمشق"(۱) میں، امام ذَہبی (۷۴۸ھ/ ۱۳۴۷ء) نے "تاريخ الإسلام"(۲) میں، امام ابن کثیر (۷۷۴ھ/ ۱۳۷۳ء) نے "البداية والنهاية"(۳) میں، اور علّامہ مُناوِی (۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء) نے "فيض القدير شرح الجامع الصغير"(٤) میں غزوۂ ہند سے متعلق احادیث بیان کی ہیں۔ لہٰذا ان حدیثوں کو منکِرینِ حدیث کی جانب سے یکسر مَوضوع (مَن گھڑت) قرار دینا کسی طَور پر قابلِ قبول نہیں !۔

غزوۂ ہند کے مِصداق سے متعلق علمائے اُمت کے اقوال

غزوۂ ہند کے مِصداق سے متعلق علمائے اُمت کے اقوال میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

امام ابن کثیر کا مَوقِف

(۱) امام ابن کثیر "البداية والنهاية" میں غزوۂ ہند سے متعلق حدیثِ شریف نقل کرکے فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں نے ۴۴ ہجری (٦٦٥ء) میں ہندوستان پر حضرت مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں حملہ کیا"۔ اس کے بعد امام ابن کثیر نے ۴۰۰ صدی ہجری (۱۰۱۰ء) میں کیے گئے سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حملے کا بھی ذکر کیا، کہ کس طرح انہوں نے میدانِ جنگ میں اپنے جذبۂ ایمانی کے جوہر دکھائے،

---

(١) "تاريخ دِمشق" لابن عساكر، حرف الميم، تحت ر: ٦١٩٢ - محمد بن حامد بن عبد الله، ٥٢/ ٢٤٨.

(٢) "تاريخ الإسلام" للذَهبي، ١/ ٧١٢.

(٣) "البداية والنهاية" لابن كثير، الأخبار عن غزوة الهند، ٦/ ٢٤٩.

(٤) "فيض القدير شرح الجامع الصغير" حرف العين، ر: ٥٤٣٦، ٤/ ٣١٧.

اور سومنات (مندر) کے بُت کو توڑا"[۱]۔

امام ابن کثیر کا غزوۂ ہند سے متعلق حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حملوں کا ذکر کرنا، اس بات پر دلیل ہے کہ وہ ماضی میں مسلم اَفواج کے ہندوستان پر کیے گئے حملوں کو بھی، غزوۂ ہند کا تسلسل سمجھتے ہیں!۔

سلطان محمود غزنوی کا مَوقِف

(۲) سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ ہند کو اپنی ذات پر لازم کیا ہوا تھا، اسی فریضہ کی ادائیگی کی نیّت سے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے اور فتوحات حاصل کرتے رہتے۔ امام ذہبی نے تحریر فرمایا کہ "سلطان محمود غزنوی نے اپنے اوپر ہر سال غزوۂ ہند کو لازم کیا ہوا تھا، لہذا اسی مقصد کے پیشِ نظر انہوں نے ہندوستان کا ایک وسیع حصہ فتح کیا، اور معروف بُت کو توڑا جس کا نام "سومنات" تھا"[۲]۔ یعنی امام ذہبی بھی ہندوستان پر مسلم حکمرانوں کی لشکر کشی کو غزوۂ ہند کا تسلسل سمجھتے ہیں!۔

مختلف طبقات کی رائے

(۱) دار العلوم دیوبند (ہندوستان) کی رائے ہے کہ یہ غزوہ محمد بن قاسم کے دَور سن ۷۱۱ء سے ۷۱۳ء کے درمیان ہو چکا[۳]۔

---

(۱) "البداية والنهاية" لابن كثير، الأخبار عن غزوة الهند، ٦/ ٢٤٩، ملخّصاً.

(۲) "تاريخ الإسلام" للذَهبي، الطبقة: ٤٣، تحت ر: ٥٠ - محمود بن سبكتكين، ٩/ ٣٦٩، ملخصّاً.

(۳) دیکھیے: "دار الافتاء دیوبند" حدیث وسنّت، فتوی: ۹۶۰۴، آن لائن ایڈیشن۔

(۲) غامدی صاحب حدیثِ رسول کا صریح انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ "اگر تھوڑی دیر کے لیے مان بھی لیا جائے، کہ یہ بات (غزوۂ ہند کے بارے میں) آپ ﷺ نے فرمائی ہے، تو یہ غزوہ ہو چکا"[1]۔

(۳) اس بارے میں ایک مَوقِف یہ بھی ہے کہ آج تک اہلِ اسلام کی، مشرکینِ ہند سے جتنی بھی جنگیں ہوئیں، وہ سب حضور نبیٔ کریم ﷺ کی بِشارت میں داخل ہیں، اور غزوۂ ہند کی تکمیل حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں ہوگی[2]۔

الغرض غزوۂ ہند کے مختلف مصداق بیان کیے گئے ہیں، لیکن اس بارے میں راجح (باا عتماد) قول یہ ہے کہ غزوۂ ہند سے متعلق احادیثِ مبارکہ کا مکمل مِصداق ابھی پیش نہیں آیا، بلکہ امام مَہدی رضی اللہ تعالی عنہ کے ظُہور کے بعد، اور حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان سے نُزول سے پہلے، غزوۂ ہند کا بڑا اور طویل معرکہ ہوگا، لیکن بالآخر اللہ تعالی مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائے گا، اور مالِ غنیمت کے طَور پر خوب مال ودَولت بھی عطا ہوگا۔

اس بات کی ایک دلیل حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث[3] ہے جو گزشتہ صفحات میں گزری، اس حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مل کر

---

(1) https://www.youtube.com/@GhamidiCIL.

(۲) دیکھیے: "جب ہندوستان فتح ہوگا" سندھ کی خرابی ہند سے، ہند کی چین سے، صـ۴۵، ملخصاً۔

(۳) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند الأنصار، ومن حديث ثوبان رضي الله عنه، ر: ۲۲٤٥۹، ۸/ ۳۲۷. و"سنن النَسائي" كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، ر: ۳۱۷۲، الجزء ٦، صـ٤۳. وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الأوسط" وسقطَ تابعيه، والظاهر أنّه راشد بن سعد، وبقية رجاله ثِقات". [انظر: =

جنگ کرنے والی، اور سیّدنا امام مَہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مل کر غزوۂ ہند میں شرکت کرنے والی جماعت کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ملکِ شام میں "ملحمۂ کبریٰ" (World War) اور برِ صغیر میں غزوۂ ہند، ان دونوں جنگوں میں قدرِ مشترک یہ ہے، کہ اس کے بعد خلافتِ الٰہیہ عالَمیہ قائم ہوگی، جو اِن دونوں جنگوں میں کامیابی کا نتیجہ ہوگی، ان شاء اللہ!"۔

واضح رہے کہ یہاں "ملحمۂ کبریٰ" سے مراد وہ جنگِ عظیم ہے جو دَجّال کے خُروج سے پہلے ہوگی، اُس وقت قسطنطینیہ (استنبول) جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل چکا ہوگا، دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگا، جیسا کہ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «المَلْحَمةُ العُظْمَى، وَفَتْحُ القُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَخُروجُ الدَّجّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ!»[1] "جنگِ عظیم، فتحِ قسطنطینیہ اور خُروجِ دجّال، سات مہینوں کے اندر یہ سب کچھ ہوجائے گا!"۔

غزوۂ ہند کب ہوگا؟

غزوۂ ہند کب ہوگا؟ اس بارے میں احادیثِ مبارکہ سے جو رہنمائی ملتی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے، کہ یہ جنگ قُربِ قیامت میں ہوگی؛ کیونکہ جس وقت یہ جنگ ختم ہوگی اُس وقت حضرت سیّدنا عیسی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نُزول ہو چکا ہوگا، اور حضرت امام

=

"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" كتاب الجهاد، باب غزو الهند، تحت ر: ٩٤٥٣، ٥/ ٣٦٦]

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ما جاء في علامات خروج الدَجَّال، ر: ٢٢٣٨، صـ٥١٣.

مَہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی مَوجود ہوں گے، نیز قسطنطینیہ (Constantinople) اور فلسطین (Palestine) کی فتح کے بعد دَجّال کا خُروج بھی ہو چکا ہو گا[1]۔

غزوۂ ہند میں امام مَہدی کا کردار

غزوۂ ہند میں امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے؛ کیونکہ غزوۂ ہند کے سلسلے میں جب اسلامی لشکر بیت المقدس سے ہندوستان پر حملہ آور ہو گا[2]، اُس وقت ارضِ حجاز اور بیت المقدس (فلسطین) پر امام مَہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حکومت ہو گی، نیز آپ شہروں کے شہر فتح کر رہے ہوں گے! لہذا اس بارے میں چند احادیثِ مبارکہ حسبِ ذیل ہیں:

امام مَہدی اہلِ بیت کرام سے ہوں گے

(۱) سیّدنا امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعلق اہلِ بیت کرام سے ہو گا، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ»[3] "مہدی مجھ سے ہیں (یعنی میری اَولاد میں سے ہیں) رَوشن پیشانی اور خوبصورت بلند ناک والے، زمین کو عدل

---

(۱) دیکھیے: "جب ہندوستان فتح ہو گا" "غزوۂ ہند... احادیثِ مبارکہ کی رَوشنی میں، ص۱۶، ملخصاً۔

(۲) انظر: "كتاب الفِتن" لنعَيم بن حمّاد، ما يكون بعد المهدي، ر: ۱۲۱۵، ۱/ ۴۰۲.

(۳) انظر: "سُنن أبي داود" كتاب المهدي، ر: ۴۲۸۵، صـ۶۰۱، ۶۰۲. و"مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، ر: ۸۶۷۰، ۸/ ۳۰۹۹. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط مسلم ولم يخرجاه". وقال الذَهبي: "عمران ضعيفٌ ولم يخرج له مسلمٌ".

وانصاف سے ایسا بھر دیں گے جیسے پہلے وہ ظلم وستم سے بھر چکی تھی، اور وہ سات سال تک حکومت کریں گے!۔

امام مہدی کو عرب کی بادشاہت عطا ہوگی

(۲) اللہ تعالی امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بادشاہت عطا فرمائے گا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لاَ تَذْهبُ الدُّنْيا حَتى يَمْلِكَ العرَبَ رَجلٌ مِنْ أَهْل بَيْتي يُواطِئُ اسْمهُ اسْمِي»[۱] "دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ بن جائے، اس کا نام میرے نام کے مطابق (محمد بن عبداللہ) ہوگا"۔

امام مہدی کے مددگاروں کا تعلق مشرق سے ہوگا

(۳) سیّدنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مددگاروں کا تعلق مشرق سے ہوگا۔ حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «يَقْتَتِلُ عندَ كَنْزِكمْ ثلاثةٌ، كلُّهم ابْنُ خليفةَ، ثُمَّ لا يصيرُ إلَى وَاحدٍ مِنهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرّاياتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ فيُقاتِلونَكُمْ قِتالًا لَمْ يُقاتِلْهُ قَوْمٌ» -ثُمّ ذكر شَيْئًا فَقالَ-: «إِذَا رَأَيْتُموهُ فَبايِعوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفةُ الله المَهْدِيُّ»[۲] "تمہارے (بیت اللہ کے

---

(۱) "سنن الترمذي" كتاب الفِتن، باب ماجاء في المهدي، ر: ۲۲۳۰، صـ۵۱۲. وقال الترمذي: "وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأمّ سلَمة وأبي هريرة. وهذا حديثٌ حسنٌ صحيح".

(۲) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، ر: ۸۴۳۲، ۸/ ۲۹۹۶. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط الشيخَين". وقال الذَهبي: "على شرط البخاري ومسلم".

خزانے[1] کے حُصول کی خاطر تین لوگ جنگ کریں گے، تینوں خلیفہ (بادشاہِ وقت) کے بیٹے ہوں گے، لیکن یہ خزانہ اُن میں سے کسی کے ہاتھ نہیں آئے گا، پھر مشرق سے کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، وہ تم سے ایسے جنگ کریں گے کہ کسی قوم نے ایسی جنگ نہیں کی ہوگی!"۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نبئ کریم ﷺ نے کچھ بیان کیا اور پھر فرمایا کہ "جب تم ان کو دیکھو تو اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لینا، اگرچہ تمھیں برف پر گھسٹتے ہوئے جانا پڑے؛ کیونکہ وہ اللہ تعالی کا خلیفہ مَہدی ہے!"۔

امام مہدی مشرکین کے شہر فتح کریں گے

(۴) امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرکین کے شہر فتح کریں گے، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمت کونین ﷺ نے فرمایا: «يَسْتَخْرِجُ الْكُنوزَ، وَيَفْتَحُ مَدائِنَ الشِرْكِ»[2] "وہ (مہدی) زمین سے خزانوں کو نکالے گا، اور مشرکین کے شہروں (ہندوستان وغیرہ) کو فتح کرے گا!"۔

خُراسان سے نکلنے والا لشکر
بیت المقدس میں اپنے جھنڈے گاڑے گا

(۵) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «يَخْرجُ مِنْ خُراسانَ رَاياتٌ سُودٌ لاَ يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ

(١) انظر: "البداية والنهاية" لابن كثير، كتاب الفتن والملاحم، فصل في ذكر المهدي الذي يكون في آخر الزمان، ١٩/ ٦٢، ملخصاً.

(٢) "المعجم الكبير" للطَبَراني، باب الصاد، سليمان بن حبيب المحاربي ...إلخ، ر: ٧٤٩٥، ٨/ ١٠٢. قال الهيثمي: "رواه الطَبَراني وفيه عنبسة بن أبي صغيرة وهو ضعيف". [انظر: "مجمع الزوائد" كتاب الفِتن، باب ما جاء في الملاحم، تحت ر: ١٢٤١٩، ٧/ ٤٣٨]

بِإِيلِيَاءَ»(١) "خُراسان سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں گے، انہیں کوئی طاقت پھیر نہیں سکے گی، یہاں تک کہ وہ اِیلیاء (بیت المقدس) میں نصب کردیے جائیں گے!"۔

بیت المقدس غزوۂ ہند سے پہلے آزاد ہوگا

بیت المقدس اِس وقت یہود کے قبضے میں ہے، مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس غزوۂ ہند سے پہلے آزاد ہوگا، اور پھر وہاں سے ہندوستان کو فتح کرنے کے لیے لشکر روانہ کیا جائے گا، لشکر کی روانگی کا یہ عمل حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ کے ذریعے انجام پائے گا، اور جب وہ لشکر فتح یاب ہوکر واپس لَوٹے گا، تو ملکِ شام میں حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نُزول ہوچکا ہوگا!۔

خلاصۂ کلام

غزوۂ ہند سے متعلق احادیثِ نبویہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے، کہ جب تک بیت المقدس فتح نہیں ہوگا اُس وقت تک مشرقِ وسطی (Middle East) میں جنگوں کا سلسلہ جاری رہے گا، اور یہود وہنود کی طرف سے مسلمانوں پر ہونے والے مَظالم بھی بڑھتے چلے جائیں گے، اسلام دشمنی میں آج یہود وہنود ایک ہوچکے ہیں، ایک طرف اسرائیل (Israel) فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی (Genocide) کررہا ہے، دوسری طرف مشرکینِ ہند نے ہندوستان کے مسلمانوں کا جینا حرام کررکھا ہے۔ لہٰذا عالَمِ اسلام کی اَفواج، اور بالخصوص اَفواجِ پاکستان (Pakistan Army) کو چاہیے کہ غزوۂ ہند سے متعلق حدیثوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، اپنی دفاعی اور اِقدامی پالیسی کو اَز سرِ نَو مرتَّب کریں!!!

(١) "سُنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب [في العملِ في الفِتن] ...إلخ، ر: ٢٢٦٩، صـ٥٢١. وقال الترمذي: "هذا حديثٌ غريب".

نیز یہ کہ مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں "خُراسان" کا ذکر ہے، اصل میں یہ لفظ "خور + آسان" یعنی مشرق ہے۔ قدیم زمانے میں لفظ خُراسان کا اِطلاق افغانستان اور ایران کے بعض علاقوں پر ہوا کرتا[1]۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس خطے کے مجاہدین بھی امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لشکر کا حصہ ہوں گے، اور یہی وہ لشکرِ امام مہدی ہوگا جو بعد میں بیت المقدس (فلسطین) سے ہندوستان پر حملہ آوَر ہوکر غزوۂ ہند میں شریک ہوگا! لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنی نَوجوان نسل کو غزوۂ ہند کی اہمیت سے آگاہ کریں، انہیں جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دیں؛ تاکہ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کے خلاف آواز بلند کی جاسکے، اور اپنے مسلمان بھائیوں پر قہر ڈھانے والے ہنود ویہود کا سدِباب کیا جاسکے!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) دیکھیے: "وکی پیڈیا" آزاد دائرۃ المعارف۔